سوال

(389) ادھار بیع کی ایک صورت

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بعض مسلمان سود پر روپیہ نہیں دیتے مگر یہ معاملہ کرتے ہیں کہ تجارت پیشہ لوگوں کو جس چیز کی ضرورت ہوتی ہے وہ چیز نقد روپیہ کے ساتھ کوٹھی داروں سے خرید کر کے ان تجارت پیشہ لوگوں کو کچھ نفع کے ساتھ وہ چیز ادھار دیتے ہیں بعض ایسا کرتے ہیں کہ کسی تجارت پیشہ کی معرفت بمبئی یا کلکتہ سے نقد روپیہ کے ساتھ مال منگاتے ہیں جس وقت مال پہنچتا ہے تو وہی دکاندار وہ مال کچھ نفع دے کر ادھار پر اس سے خریدتا ہے اس قسم کے معاملات کثرت کے ساتھ جاری ہیں اور اکثر علما جواز کا فتوی دیتے ہیں حدیث

"بع الجمع بالدراہم ثم ابتع بالدراہم جنیبا" (صحیح البخاری رقم الحدیث (2089) صحیح مسلم رقم الحدیث (1593)

راوی اور ملی جلی کھجوروں کو رقم کے ساتھ الگ بیچو اور پھر رقم کے ساتھ جنیب (عمدہ) کھجوریں خریدو) سے دلیل پکڑتے ہیں اتحاد جنس میں سود تھا آپ نے اختلاف جنس کی صورت بتلادی تاکہ معاملہ صورت سود سے نکل جائے۔

یہ بھی واضح رہے کہ تجارت پیشہ لوگوں کا روپیہ والوں سے یہ اقرار بھی ہوتا ہے کہ جس وقت تمہارا مال پہنچے ہم تم کو کچھ نفع دے کر ادھار پر خرید لیں گے غرضیکہ ان کی مطلوب چیزیں ان کے لیے ان ہی کی معرفت طلب کی جاتی ہیں بعد پہنچنے کے کچھ قلیل نفع دے کر ادھار پر خریدتے ہیں آپ کا ان میں کیا فتوی ہے؟ سائل عبد الجبار غزنوی از امرتسر محلہ غزنویہ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

میری دانست میں بھی یہ دونوں صورتیں جائز ہیں ان کے ناجائز ہونے کی کوئی وجہ مجھے معلوم نہیں ہوتی۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب البیوع، صفحہ: 605